تا قیامت شکر گویم کردگار خویش

آہ گر من باز بینم روے یار خویش

انارکلی بیگم

یعنے

شہزادہ سلیم اور نادرہ عرف انارکلی بیگم کے عشق کی دردناک تصویر

جسکو

منشی احمد میاں صاحب اختر (جوناگڈھی) ہیڈ ماسٹر مدرسہ رونق اسلام دھوراجی نے

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹگور کے ایک بنگالی قصہ سے ترجمہ کیا

حسب فرمایش مہادیو پرشاد پبلشر تاجر کتب لکھنو

باہتمام بابو کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپا

انارکلی بیگم

(۱)

نادرہ" شہنشاہ **اکبر** کے شاہی حرم کی کنیز کی لڑکی **انارکلی** کے نام سے مشہور تھی، ایکدفعہ اکبر نے مذاقاً اسکو اس نام سے پکارا تھا، اسوقت سے وہ اسی نام سے نامزد ہوگئی تھی!

انارکلی ایک نہایت خوبصورت اور پیاری لڑکی تھی، نازک، اور دلفریب بعینہٖ انار کی کلی کی مانند! مستورات حرم کی وہ نہایت منظور نظر تھی، وہ حرم کے محدود احاطے مین، ہنستی، کھیلتی، دوڑتی، پھرتی تھی، جیسے پُر مسرت تیتری پھولون کے کنج مین!

لیکن ایک کلی آخر کبتک ناشگفتہ رہ سکتی ہے؟ آفتاب کا زرّین مس رفتہ رفتہ اسکی خوشبو اور حسن کے خزانے کو منتشر کر دیتا ہے، یہی حالت اس وقت **انارکلی** کی تھی!

بہار حیات کی آمد نے اس کے حُسن دلآویز مین ریحان شباب کی روح پھونکدی، اور اس کو لڑکی سے ایک دوشیزہ نازنین کی صورت مین مبدل کر دیا۔ کس قدر حیرت انگیز تغیر! اس کے طفلانہ لہو و لعب کا زمانہ ختم ہوگیا، اور اب نسائیت کی ایک غیر معلوم متانت و خود داری اسکو لیے ہوئے تھی! ایک حیرت انگیز سحر کاری

دہن کے سادہ و بے لوث تبسم مین پائی جاتی تھی! اور ایک حسن دلفریب اسکی سیاہ، چمکدار آنکھون مین، مسرت شباب کا ناقابل ضبط جوش اسے نچلی نہ بیٹھنے دیتا تھا، اور ہر ہر لمحہ پر اس سے ایک نیا انداز ظاہر ہوتا تھا!

حرم شاہی کی تمام مستورات انارکلی کو دیکھ کر سرد آہین بھرلی تھین کیونکہ اسکو دیکھ کر ان کو اپنے ایام شباب کی یاد تازہ ہوجاتی تھی - جب اسکی ہمجولیان اسے چھیڑتین اور کہتین "اخاہ! ابتو کلی کھلنے لگی!" تو وہ پرُغمزہ تبسم کے ساتھ جواب دیتی "کیون نہ کھلے گی؟" الغرض بچپنے سے جوانی اور لڑکی سے انارکلی ایک دلربا نازنین ہوگئی! حرم سرا مین کسی قسم کا پردہ نہ تھا - اور ساکنان قصر شاہی سب سے پہلے انارکلی کی سحر کاریون اور دلفریبیون پر جس کی نظر پڑی وہ شہنشاہ اکبر کا بیٹا اور جانشین سلیم تھا،

(۲)

انارکلی کو صرف ایک نظر دیکھ لینا گویا اس کی محبت کو اپنے دل مین جگہ دینے کے برابر تھا، ایسی اس کی دلفریب ادائین تھین - !

اس کے حسن نے سلیم کے اثر پذیر اور نازک دل کو مسحور کردیا تھا، اور وہ اظہار جذبات کے لیے، جو اس کے دل مین موجزن تھے اکسی موقعہ کا متلاشی تھا!

ایک سہانی، اور نور ماہ سے منور شام کو دونون اتفاقاً تنہائی مین ایک دفعہ ملاقی ہوگئے، مینھ کی جھڑی کھلکر برس گئی تھی، باغ کی روشین دھلکر صاف اور شفاف ہوگئی تھین، موتیا، کے تازہ پھولون کی بھینی بھینی اور لطیف خوشبو نسیم تازہ کے ساتھ مخلوط تھی، پتیون سے مینھ کی بوندون کے ٹپ ٹپ گرنے کی آواز سے موسیقی کا خوشگوار ترانہ اٹھ رہا تھا، مطلع صاف ہوتا جاتا تھا، اور

چاند کی روشنی درختوں کی آڑ میں سے چھن چھن کر گر رہی تھی! انارکلی سنگ مرمر کی روش پر اپنے پالو ہرنی کے بچے کی تلاش میں خراماں خراماں ٹہل رہی تھی!

"آرا! آرا!"

یہ الفاظ اس نے ہرن کے بچے کو پکارنے کے لیے پرذوق ملائمت کے ساتھ اپنی شیریں اور سُریلی آواز میں ادا کئے، جن سے شام کے پُرامن سکوت میں ارتعاش پیدا ہو گیا!

"آرا" آرا"

اس کے جواب میں طلائی گھنگروؤں کی ایک ہلکی سی جھنکار سُنائی دی"

"آرا" آرا"

پھر وہی جھنکار سُنائی دینے لگی، لیکن وہ بہت غیر معلوم، اور دبی ہوئی آواز تھی، کبھی تو وہ بہت دور اور کبھی اتنی نزدیک سُنائی دیتی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہرن کے بچے نے ضرور اسکی آواز سُن لی ہے ورنہ وہ اسکی آواز کا جواب کیونکر دے رہا تھا؟ لیکن وہ تھا کہاں؟ اگر کہیں اتنے میں آزاد ہوتا تو ایک ہی آواز کے ساتھ مسرت آمیز چوکڑیاں بھرتا ہوا اس کے پاس پہونچ جاتا"، انارکلی نے پھر پکارنا شروع کیا، اور وہی جھنکار مسموع ہوئی، آخرکار اس سے نہ رہا گیا، وہ اس سمت کو چل کھڑی ہوئی جہاں سے یہ جھنجھناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ بالآخر وہ باغ کے ایک تنہا گوشہ میں پہونچ گئی اور نہایت تھکی ہوئی اور پُرغم آواز سے پکارنے لگی:۔

"آرا" تو ہے کہاں کمبخت؟"

اتنے میں وہ آہو بچہ ایک درخت کے پیچھے سے چھلانگیں مارتا ہوا نکلا، اور ایک وحشت و جوش مسرت کے ساتھ چوکڑیاں بھرتا ہوا انارکلی کے پاس آ پہونچا۔ اس کے گلے اور پاؤں میں بڑے ہوئے چھوٹے گھنگروؤں کی جھنکار سکوت شام میں صاف اور پُر اثر اشارات غنا چھوڑ رہی تھی، جس سے

اس موقعہ کی فضا نہایت متاثر معلوم ہوتی تھی" انار کلی اسکو چمکار چمکار کر پیار کرنے لگی، اور اپنے نازک ہاتھ اس کی گردن مین ڈالکر محبت اور پیار کے لہجے مین کہنے لگی:-

"ارے تو ابتک کہان تھا؟ تجھے کس نے پکڑ رکھا تھا؟"

"مین نے!"

انار کلی خوفزدہ ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگی:-

"یہ کون بولا؟" اسکی نظرین سہمی ہوئی تھین" یہ شاہزادہ سلیم تھا جو اسکی پشت پر کھڑا تھا!

"مین نے ہی تمھارے ہرن کو پکڑ رکھا تھا" سلیم مسکراتے ہوے بولا" ایک خجالت آمیز سرخی انار کلی کے چہرے پر دوڑ گئی، فرط حیا سے اس کے رخسار گلابی ہوگئے۔ چہرے کو اسنے گھونگھٹ کی اوٹ کر لیا اور جھک کر آداب بجالائی"

"مین حضور سے معافی کی خواستگار ہون" انار کلی نے لڑکھڑاتی زبان مین عرض کی"

"مجھے معلوم نہ تھا کہ ـــــ"

اسکی بات ادھوری رہ گئی"

"نہین، بلکہ مجھے چاہیئے کہ مین تم سے معافی چاہون"

سلیم نے مسکراتے ہوے کہا" مین نے ابتک تمھارے ہرن کو روک کر تم کو اتنی دیر تک پریشان کیا"

شہزادہ کی اس دھیمی اور تھکی ہوئی آواز مین کوئی بات ضرور تھی، انار کلی کو ایک قسم کا کرب و اضطراب محسوس ہونے لگا" اس کو اسکا سبب کچھ نہ معلوم ہوا"

"تم جانتی ہو کہ مین نے تمھارے ہرن کو کس لیے روک رکھا تھا؟"

سلیم نے مسکراتے ہوے آہستہ سے سوال کیا" اور ذرا آگے بڑھکر خود بخود کہنے لگا:-

"محض اس لیے کہ اسکی آنکھین بھی تمھاری ایسی ہی ہین!"

انار کلی نے خاموشی کے ساتھ سُنا، شہزادہ کی اس روز افزون تشویق اُلفت کا اسے اس سے قبل بھی علم تھا - اور راب سلیم کے الفاظ نے بہ لحاظ تاثرات کے کوئی شک وشبہ اس کے دل مین باقی نہ رہنے دیا۔

ایک غیر معلوم احساس مسرت نے انار کلی کو ساکن و ساکت بنا دیا، سلیم اسکے پہلو مین کھڑا تھا - انار کلی نے نظرین اوپر کو اُٹھا کر سلیم کی طرف دیکھا، دونون کی آنکھین چار ہوئین سلیم آرزومند نگاہون سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا اور متبسم تھا - اس تبسم نے انار کلی کے ہونٹون پر بھی ایک شرم آلود تبسم کی لہرین پیدا کر دین۔

سلیم نے آہستہ سے اپنے ہاتھ انار کلی کی گردن مین حمائل کر دیئے" اور اُسکو اپنی طرف گھسیٹا"!

"میری پیاری انار کلی! تو میری ہے اور صرف میری"! سلیم ناقابل ضبط جوش کے ساتھ بول اُٹھا، ساتھ ہی آہستہ سے دونون کے لب اپنے ہی بوسے مین پیوستہ ہو گئے!

انار کلی ذرا لڑکھڑائی سلیم کی باہین اس کے گلے مین پڑی ہوئی تھین، وہ ایک طرف کو کھسک گئی"

وہ آہو بچہ بے تحاشا چونک پڑا، گویا کسی بُرے خواب سے چونک اُٹھا اور جیسے ہی اُسنے اوپر کی طرف نظر کی دو بڑے بڑے آنسو کے قطرے اسکی بڑی بڑی آنکھون سے چاند کی نقرئی روشنی مین، موتیون کی مانند ٹپک پڑے۔

(۳)

اس رات کو انار کلی سو نہ سکی، وہ آج واقعی خوش نصیب تھی، شام کے وقوعات نے اس کو بیدار رکھا، سلیم کے اس عجیب، غیر متوقع اور کھلم کھلا اظہار محبت نے یکسا ناقابل ضبط خوشی کا بخار اس کے جسم مین پیدا کر دیا، اور وہ ایک عالم محویت، ایک تعجب خیز احساس مسرت سے وہ معمور تھی"!

بند آنکھیں کیے ہوئے وہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی - مگر بیدار و باخبر! اس شیرین وخوشگوار انبساط حقیقی کے تصور مین جس نے اس طرح اچانک مگر شیرینیت کے ساتھ، اسکی زندگی مین ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا تھا"

انارکلی شام کے تمام واقعات، حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹے وقوعہ پر نظر ثانی کرنے لگی جو اسوقت اس کے دماغ کے تنہا مالک تھے!"

سلیم نے اسے کس طرح پکارا تھا؟ اسکی آواز مین کسقدر لوچ تھی؟ کس طرح اسنے اپنے چہرے پر سرخی کا دوڑ جانا محسوس کیا تھا؟

سلیم کے بوس وکنار سے وہ کس طرح گھبرا کر کھسک گئی تھی؟ کس طرح دونون کی آنکھین چار ہوئی تھین؟ سلیم کی نگاہین کس قدر مشتاق و آرزومند تھین؟" کیسا عارضی مگر پرالتجا طلب عفو کا اظہار اُسکی آنکھون سے ظاہر تھا؟ جسنے اسکو مسرور کردیا

ہان، پھر کیا ہوا؟ آہ! وہ پرعیش و منعم لمحہ جب دونون کے ہونٹ حالت بیخبری مین نامعلوم طور پر مل گئے تھے، جس سے انارکلی کا دل ایک انجذاب مضطر کے ساتھ کھنچکر منھ تک آگیا تھا، اس یاد ہے اس کے نازک رخسارے گلاب کے پھولون کا انبار معلوم ہوتے تھے کہ یہ وہی حرارت جذبہ تھی جو اس کے جسم مین پوشیدہ طور پر کام کر رہی تھی، بار بار وہ محسوس کر رہی تھی کہ اسکا دل وحشی دھڑک رہا تھا۔ وہ پھر وہی ہوشربا مگر خوشگوار احساس کامرانی"!

اس قسم کے خیالات اس کے دماغ پر حکمران تھے وہ کیسے سو سکتی تھی؟

عشق؟ ہان یہی، اور صرف یہی،

شہزادہ نے اس سے اپنا عشق جتایا، کس قدر حیرت انگیز بات؟ وہ بخوبی نہ سمجھ سکتی تھی کہ یہ امر کس طرح وقوع پذیر ہوا؟ -

کیا وہ سچ مچ حسین تھی؟ اور نہایت خوبصورت؟ ہان! اسکو یقین ہوگیا کہ واقعی وہ حسین تھی

اس خوش آئند خیال، اس جذبۂ غرورِ حسن نے انارکلی کو مخبوط الحواس بنا دیا۔!
"عشق و محبت، اور غیر متوقع مسرّت و نشاط میں زندگی بسر کرنا!" کس قدر دلپذیر خیال!
مستقبل زندگی کا نظارۂ طائرہ ایک لمحہ کے لیے اس کے پیش نظر ہو گیا۔"
سلیم اسے اپنی معشوقہ بنائے گا، اور یہ طلسم الفت، دونوں کو ایک وسیع کرۂ عیش و مسرت کی طرف رہنمائی کرے گا،
"آہ! اے فرخندہ ساعت خدا کے لیے آ، اور جلد آ۔!"
اس طرح انارکلی عمیق تخیلات میں غوطہ زن تھی۔ شیرین اور خوشگوار خیالات کے چشمہ سے ایک سیلاب شادمانی اٹھا، اور اس کے دماغ کو گھیر لیا۔"
وہ ہر لمحہ انھیں خیالات کا بار بار اعادہ کر رہی تھی، اور ہر دفعہ ایک تازہ لطف شادمانی محسوس کرتی تھی، اور مارے خوشی کے آپے سے باہر ہو جاتی تھی"!
سلیم نے بھی ایسی ہی پر اضطراب و کرب رات گذاری، ابھی اسکی اٹھتی جوانی تھی۔ وہ ایک طفل نوخیز تھا لیکن اُس شخص سے زیادہ اور کون بہتر محبت کر سکتا ہے جسکے دلمیں معصومیت کے علاوہ عنفوان شباب کا پُرشوق جذبہ بھی ہو۔ اس عمر کا تعشق پاک، بے لوث، دل نشین، اور تعجب انگیز ہوتا ہے سلیم کے تعشق کا یہ ابھی پہلا ہی موقعہ تھا جس سے وہ دوچار ہوا۔ صرف انارکلی ہی کے سوا اس سے قبل اسکا دل کبھی کسی اور پر مائل و شیدا نہ ہوا تھا"!
سلیم، انارکلی کی حسین آنکھوں کی گہری ذکاوت، شیرین و سیمین آواز۔ شنجر فی ہونٹوں، اور اُس کے ساتھ اپنی محبت، کے تصور میں مست و مخمور تھا۔
حتیٰ کہ اسی ہذیان محبت کی حالت میں وہ مضطرب نیند سو گیا"!

(۴)

چند ہی دنوں کے بعد حرم کے ایوان شاہی میں ارباب نشاط کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔"
اکبر جو علم موسیقی کا بہت بڑا امر بی و معاون تھا اکثر شام کے اوقات میں گانا

سُننے سے تفریح حاصل کیا کرتا تھا - گانے اور ناچنے مین انارکلی بڑی مشاق تھی اور اسی نے اسکو اکبر کی منظور نظر بنا دی تھی - گانے بجانے کا کوئی جلسہ اس کے بغیر مکمل نہ تھا - اور جب شہنشاہ اکبر شام کے اوقات حرم سرا مین بیگمات حرم کے درمیان صرف کرتا تو سوقت انارکلی کو اس کے سامنے گانا اور ناچنا پڑتا تھا۔"

آج شیش محل (آئنہ محل) زرق برق قندیلون اور جھومرون کی روشنی سے جگمگا اُٹھا تھا - بیشمار آئینون پر ان کے انعکاس سے محل جڑاؤ زیور کی طرح جھمک رہا تھا - کمخواب کا فرش بچھا ہوا تھا، عین وسط مین ایک شاندار مسند بچھی ہوئی تھی جسپر شہنشاہ اکبر بصد شان وتمکنت جلوہ افروز تھا، اور تمام بیگمات غالیچہ پر لگی ہوئی مکلف مسندون پر متمکن تھین!"

گانا شروع ہو چکا تھا، کئی گانے والی نازنینون کا گانا ختم ہو چکا تھا لیکن انارکلی کا کہین پتا نہ تھا - کچھ دیر کے بعد اس کے گانے کی باری تھی، وہ ناز و ادا کے ساتھ اٹھلاتی ہوئی حاضر ہوئی، شہنشاہ کی تعظیم کو جھکی اور سر وقد خاموش کھڑی رہی"!

آج انارکلی گل اناری رنگ کی زرّین پوشاک زیب تن کیے ہوئے تھی، بال بال مین موتی پروئے ہوئے، فرق ناز موتیون سے بھری ہوئی، صراحی دار گردن! صاف وشفاف سینے، اور ساعد سیمین پر سچے ہی موتی جھلک رہے تھے، آجتک کسی نے اسکو اس مکلف ومتمول شان دلبری کے ساتھ نہ دیکھا تھا اگرچہ اسکا حُسن اور صرف حسن ہی ایسا تھا جو اسکو رعنائی وزیبائی کا تاج پہنائے ہوئے تھا، تاہم کثرت جواہر ونفاست پوشاک نے اس شام کو اسکی آتش حسن کو اور بھڑکا دیا تھا"

شہنشاہ نے نظر اُٹھا کر انارکلی کی طرف دیکھا، اور مُسکرایا"!"

دو ماہ کامل کو چھوٹے چمکدار ستارون پر فتح حاصل کرنے کے لیے ہالہ کی ضرورت

نہین پڑتی" اس نے کہا، "تو پھر اسے نازنین لڑکی یہ فوق البھڑک پوشاک کہن لیو!
انارکلی کے چہرے پر ایک ہلکی سی نجابت کی لہر پیدا ہو گئی!
وہ اُن تمام باتون کا، جو اس کے سینہ مین پنہان تھین، کس طرح افشا کر سکتی تھی؟
سلیم وہان موجود تھا، پھر کیونکر وہ بہترین ملبوسات مین جلوہ گر نہ ہوتی؟
سارنگی کے دھیمے مگر پر لحن سرون نے محل بھر مین غنا کا سمان باندھ دیا،
انارکلی کھڑی ہوئی سُن رہی تھی۔ اسنے مغنیون اور مطربون کی طرف سر ہلا کر
خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا، اور خود آگے بڑھ کر اپنے داہنے پاؤن کو گردش
دی، طلائی پازیب کے گھنگروؤن کی پُر رقت ملائمت جھنکار نے اس سکوت مین
ایک لرزش پیدا کر دی، آہستہ اور نرمی سے، گویا خواب ناز سے چونک اُٹھی ہو۔
سنے آگے کو حرکت کی۔ پھر وہی چھم چھم کی رقیق و دلکش آواز پیدا ہوئی۔ اور سارنگی
کے نغمات مین گم ہو گئی، اس نے بالکل پست اور باریک راگ مین گانا شروع کیا یہ
بھی مگر شیرین آواز سرود نغمہ مین گھل ملگئی، کبھی تو اس قدر پست کہ صرف اس کے
لبون کی جنبش ظاہر کرتی تھی کہ وہ گا رہی ہے، اور لحظہ بہ لحظہ بتدریج صاف ہوتی
جاتی تھی، جیسے کوئی زمزمہ سنج طائر پر لطف شب ماہ مین اپنا وجد انگیز نغمہ
الاپ رہا ہو۔ ایک مخصوص جذبۂ مسرت جبکہ اُس شام کو وہ گا رہی تھی،
اس کے دل مین موجزن تھا، اس نے محسوس کیا کہ سچ مچ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔
حقیقت یہ صرف "عشق" ہی تھا جو اس کے تمام جسم مین طاری و ساری ہے۔ اسنے اپنے
پیش مین ایک نظر ڈالی، سلیم سے آنکھین چار ہوئین، وہ بھی اسی کی طرف دیکھ رہا
ایک غیر معلوم انہماک ذوق اسکی بڑی بڑی آنکھون سے ظاہر ہوتا تھا،
دیدہ ملاقاتون کی یاد (کیونکہ دونون عاشق و معشوق اس قابل یادگار شام
بعد کئی دفعہ مل چکے تھے) انارکلی کے دل مین تازہ ہو گئی، اور ایک مسرت

غیر محدود کا اظہار اُسکی آنکھون اور چہرے سے ہونے لگا، اور سلیم ؟
اس کی نظرون مین انار کلی حسن و خوبی کی ایک تصویر تھی، اور کس قدر
عشق و محبت، کس قدر رقت و لطافت اس کی آنکھون سے ظاہر ہے'' سلیم نے خیال کیا
انار کلی گانے لگی'' ! ؎

من تو شدم تو من شدی ! من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازین ''! من دیگرم تو دیگری ''!

گانے کے یہ الفاظ انار کلی کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کر رہے تھے جسے
اسنے اس سے قبل کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ حالت تعشق مین اپنے دلدار کے سامنے
گانا، اور پھر اُن ناقابل ترجمہ راگنیون کا گانا، جو اس کے قلب کے خلوت حرم مین
رقص کر رہی تھین ! وہ سب کچھ بھول گئی، اسکو یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ شہنشاہ کے سامنے
گا رہی ہے، اور محض ایک احساس واحد سے خبردار تھی، صرف ایک ایسے احساس تنہائی
جسمین وہ اور اسکا عاشق دو ہی موجود تھے، وہ حالت رقص و سرود مین بھی سلیم کی
آنکھون سے آنکھین ملائے ہوئے تھی۔ اسکی آنکھین شعلۂ جوالہ بنی ہوئی تھین جو تیقن
کامرانی کے ساتھ اسکی آتش حسن کو دہکا رہی تھین۔ اسی وقت ایک پرشکوہ آواز
تحکمانہ لہجہ مین سُنائی دی۔ یہ شہنشاہ کی آواز تھی، جسنے گانا بجانا موقوف کر دیا
اور ایک ناخوش آیند سکوت سب پر چھا گیا''!

شہنشاہ ایکدم غضبناک ہو گیا۔ اسکی ابروؤن پر بل آگیا، اور آنکھین مارے غصہ
لال سُرخ ہو گئین۔ وہ کب سے آئینون کے عکس مین جوش محبت کے اُن بے زبان
پیغامات کو، جو سلیم اور انار کلی کے درمیان برابر جاری تھے معائنہ کر رہا تھا
آئنہ مین دونون کے خیالات پڑھنے کی کوشش مین مصروف تھا دونون کی نظارہ
اسقدر پُرتاثیر و انجذاب تھین کہ اکبر کو انکی تمام کارروائیان صاف صاف نظر آ رہی تھین

بلاشبہ ان دونون کے درمیان ایک قسم کا گہرا تعلق تھا جس سے اکبر اب تک ناواقف تھا، وہ برابر ایک دھیان سے دونون کو تاڑ رہا تھا! ہر نئی نگاہ اسکی بدظنی مین اور اضافہ کر رہی تھی۔ اور جب اسنے انارکلی کو تبسم ریز ہوتے دیکھا اور اس تبسم کا جواب سلیم کی طرف سے بھی دیا گیا تو اسکو یقین کامل ہوگیا کہ انارکلی اپنے شباب کی لطف پاشیون سے سلیم کو اپنے دام تزویر مین پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے۔

گو اکبر عموماً اپنے اوپر بہت بڑا قابو رکھنے والا تھا اور قائم مزاج تھا لیکن اسوقت اسکا مزاج برہم ہوگیا۔ وہ بیقابو تھا، اور نہایت غضبناک!

کیا اسکا بیٹا اور جانشین ہوکر وہ ایک کنیز کی لڑکی کے ساتھ تعشق کرے گا؟

اکبر۔ انارکلی کی اس دلربائی اور فریب کو ظاہر کرنے کے لیے شہزادہ کے روبرو بول اٹھا"!

ایک بلند اور تحکمانہ لہجہ مین اسنے خواجہ سراؤن کے داروغہ کو بلایا۔

"اس عورت کو یہان سے لے جاؤ" اسنے اپنی انگلی کو جھٹکا دیتے ہوے انارکلی کی طرف اشارہ کر کے کہا" اور حرم سرا کے زندان مین محبوس کر دو، تاکہ اُن تمام پنج ذات عورتون کو عبرت حاصل ہو، جو بغیر موقعہ اور سبب کے اس طرح کا بناؤ سنگار کرین!"

بادشاہ کے الفاظ محل سرا کی فضا مین گونج رہے تھے، جن سے حاضرین پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا"!

انارکلی بادشاہ کے چہرے کو حیرت سے تک رہی تھی، مگر جب اسنے اکبر کی انگلیان اپنی طرف اُٹھتی ہوئی دیکھین تو ایک سر رعشہ اسکے جسم مین پھیلکر رہ گیا شہنشاہ کے اس حکم دینے کا کیا مطلب؟ اسنے اپنے دلسے پوچھا، کیا خود اسی کے لیے یہ حکم صادر ہوا تھا؟ وہ کس سے پوچھے؟ اسنے ایک خوفناک آواز سُنی۔ اسکا

سر جھک گیا، اور اسکی آنکھوں کی وہ پُر تنویر روشنیاں غائب ہوگئیں"، جو کچھ بھی اسنے سُنا تھا اُسکی وہ پورے طور سے تاویل نہ کرسکی"!

ناگہان اسنے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ کو کسی نے چھُوا" یہ ایک خواجہ سرا تھا جو اسکو زندان کی طرف لے جانے کو آیا تھا، ایک رحم انگیز دردو الم کا اظہار اس کے چہرے اور آنکھوں سے ہو رہا تھا۔ اسنے ایک مجنونانہ جرأت کے ساتھ خواجہ سرا کی گرفت سے اپنے تئیں چھُڑا لیا اور ایک پُر وحشت چیخ کے ساتھ شہنشاہ کے قدموں میں ڈال دیا، ایک پامال، ایک خزاں رسیدہ پھول کی طرح وہ وہاں پڑی ہوئی تھی!

(۵)

تاریکی اور سکوت! ایک ایسی تاریکی جو کسی چراغ کے اچانک گل ہو جانے سے بہت زیادہ پھیل جاتی ہو، ایک ایسا سکوت جسمیں پرندوں کے پر پھڑپھڑانے، اور حشرات الارض کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں! نہایت خوفناک سمان پیش کر رہی تھیں۔ چراغ بجھ گیا اور چہار طرفہ سکوت چھا گیا تھا، اس سُنسان تاریکی میں انار کلی کو ہوش آیا"!

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس نے دیکھنا شروع کیا اور سوچنے لگی" ہر شے اسکی نظر میں تیرہ و تار تھی یکایک اسی خون کو منجمد کر دینے والی یاد اسکے حافظہ میں موجزن ہوئی آہ! کتنی دہشت کا سامنا تھا ایک سنگین و مسطح فرش پر پڑی ہوئی ایک اسیر، ایک قیدی، ایک مہمان قضا تھی"!

اسکا قلب منجمد ہو کر رہ گیا جب اسنے اس ہیبت ناک موت کا خیال کیا جس سے وہ صبح کو ہم آغوش ہونے والی ہے، صرف چند گھنٹے اور زندہ رہنے کے بعد اسکی نازک، لطیف، اور پُر مسرت زندگی جو اسمیں ایک رمق باقی تھی۔ خاموش ہو جائیگی! موت!"..

ہر چیز کا خاتمہ کر دینے والی موت ہر لحہ اس سے قریب تر ہوتی جاتی تھی وہ کانپ رہی تھی۔ اور غایت بے کسی و بے بسی کی حالت میں ہاتھ گھس رہی تھی۔ آہ! بے رحم

اور ظالم موت، کس قدر زیادہ مہیب، اور دہشتناک، موت، انارکلی کی طرف بڑھ رہی تھی، موت کے انتظار مین زندہ رہنا، اور اُن گذرنے والے لمحات کو گننا جو وقت موعودہ کو اور نزدیک لا رہے ہون خود موت سے ہزار ہا درجہ بدتر ہین!!"

انارکلی بیٹھی ہوئی تھی، مگر سر مین چکر آ رہے تھے۔ وہ ناہموار فرش زمین پر کسی زخم خوردہ کی طرح سر کے بل گر پڑی۔ سوز درون، اور درد نہان سے رویا کی، وہان کوئی اس کو بچانے والا نہ تھا؟ ہمدردی کرنے والا کوئی نہ تھا؟ تسلی و تشفی دینے والا کوئی نہ تھا؟ سلیم، جس کے لیے اس غریب کو ایسی خوفناک موت کا سامنا کرنا پڑا، کہان تھا؟ سلیم کا خیال آتے ہی ایک طویل آہ حسرت اس کے سینہ مین پیدا ہوئی! انارکلی روئی۔ اور اتنا روئی کہ اس سے زیادہ رونا ممکن نہ تھا۔ جب اس کی ہچکیان بند ہوگئیں، اور حواس درست ہوے تو اپنے اطمینان سے سوچنا شروع کیا۔ اسکا دل اسکو پھر ان ہی واقعات کی طرف لے چلا جو اسکی اس ظلم آمیز قضا کا باعث ہوے تھے۔ ایسا کونسا فعل اس سے سرزد ہوا تھا؟ اسنے خیال کیا، جس سے وہ اسکی مستحق ٹھہرائی گئی! اس نے صرف شاہزادہ کے ساتھ تعشق کیا، لیکن کیا یہ کوئی نالائقی ہے؟ کوئی جرم ہی؟ وہ اس بات کا یقین نہ کر سکی کہ اسنے فی الواقع کوئی بُرا کام کیا تھا، جسنے نزاکت و لطافت کا باطنی احساس کبھی تو اسکو اُبھار دیتا تھا۔ اور کبھی شدت و فور غم سے لبریز کر دیتا تھا۔!"

"یا اللہ! تونے خواب کو کیون بنایا جب کہ اسکی کوئی صحیح تعبیر ہی نہ تھی؟ آرزو کس لیے پیدا کی جبکہ اسکا 'پورا ہونا' ہی نہ تھا؟ آہ! پھر کس لیے... کس لیے... کس لیے؟

کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اسکو مطمئن کر سکتی، کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اسکی دہشت کو دور کر سکتی۔ اسکا خیال سلیم کی طرف گیا، کیا وہ اسکے لیے

کچھ نہین کر سکتا؟ (جبکہ وہ اس پر وحشت فتویٰ موت کے تابع ہی) پھر ایک نیا خیال سکے دل مین پیدا ہوا، کیا واقعی شہزادہ کو اس سے محبت ہی؟ یا خیال ناپائدار کی طرح جو تھوڑی دیر کے بعد بھلا دیا جا تا ہی، یہ خیال خوف مرگ سے بھی زیادہ دردانگیز تھا - اس بدظنی مین کہ سلیم سچے دل سے اسے نہ چاہتا تھا، موت کی سی تلخی تھی،،!

اسی دم اسنے کسی کے بیرون کی چاپ سنی، دروازہ کھلا اور ایک سنتری ہاتھ مین مشعل لیے ہوے انارکلی کی کوٹھری مین داخل ہوا، اس کے عقب مین ایک اور شخص بھی آیا، یہ سلیم تھا -

انارکلی نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سلیم کو اپنے پاس کھڑا پایا معاً اس کے منھ سے ایک چیخ نکل گئی، کوئی ایک لمحہ کے بعد دونون عاشق ومعشوق ہم آغوش ہوکر ایک دوسرے سے چمٹ گئے تھے - سنتری مشعل کو اس اندھیری کوٹھری کے ایک کونہ مین کھڑی کر کے چلدیا،،

انارکلی اور سلیم دونون تنہائی مین روتے رہو..... دردوغم کے تلخ آنسو بہاتے رہی،،!

اور ایک طویل عرصہ کے بعد دونون مطمئین ہوکر بات چیت کرنے کے قابل ہوے،،!

"میری اچھی انارکلی!،، سلیم نے دھیمے سے کہا " مین تجھے بچا سکتا ہون میرے ساتھ ساتھ چلی آؤ،،

انارکلی پرشوق اور سائل نظرون سے اسکی طرف دیکھتی رہی!،،

" مین نے یہان سے تمھارے بھاگ نکلنے کی تجویز کرلی ہے" سلیم نے کہا -،،

" مین نے سواری کے لیے دو گھوڑون کا انتظام کرلیا ہے - اور تڑکا ہوتے ہوتے ہم کئی میل کی مسافت طے کرلین گے - ہم ایسا بھیس بدل لین گے کہ کوئی بھی ہمین نہ شناخت کر سکے گا -،،

" آہ! اب بچنے کی امید کیسی،، انارکلی نے غمگین آواز سے جواب دیا،

"یقیناً ہمارا تعاقب کیا جائے گا، اور ہم گرفتار کر لیے جائین گے؛ میرے لیے تم ناحق اپنی جان کیون معرض خطر مین ڈالتے ہو؟

"میری پیاری، میرے دوست احباب ایسے ہین جو ہمارا تعاقب کرنے والون کو غلط سُراغ بتلائین گے اور، ہمارے گھوڑون کی سُمّین ایسی چیز سے ملفوف ہین کہ اگر ہم بگٹٹ بھاگین جب بھی انکی آواز نہ سنائی دیگی" ابھی انارکلی! خدا کے لیے جلد نکل چل" ایک ایک لمحہ اسوقت قیمتی ہے اور وقت بیکار گذر رہا ہے!"

انارکلی شش و پنج مین پڑ گئی، اور لگی پس و پیش کرنے، کیونکہ، اس نے خیال کیا کہ سلیم کی جان کو خطرہ مین ڈالنے کا اسکو کیا حق تھا؟ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ یہان سے بچ نکلنے کی کوئی اُمید ہی نہ تھی!

"پیارے سلیم!" اس نے آہ سرد بھر کر کہا - "اب یقیناً میری قضا آ گئی، خدا اور شہنشاہ دونون کی یہی مرضی ہے تو مین زندہ کیسے رہ سکتی ہون؟ مین اس تنگ کوٹھری کو ہرگز نہ چھوڑون گی - جبتک کہ مین اپنی موت سے ہم آغوش ہونے کے لیے یہان سے نہ نکالی جاؤن"

"این! یہ کیا جنون؟" سلیم حیرت و تعجب سے پکار اُٹھا! -

"مین تجھے ایک ظالم و جابر شخص کے ہاتھ سے ہیبتناک موت مرنے کے لیے یہان ہرگز نہین چھوڑ سکتا!" اس نے انارکلی کو بجبر لے جانے کے لیے اپنی طرف گھسیٹا، لیکن اسنے زور کے ساتھ اپنے تئین چُھڑا لیا"

"میرے پیارے!" وہ بھرّائی ہوئی آواز مین بولی "میرے دن اب پورے ہو چکے ہین، قضا سے کسی کو چارہ نہین، اب زندہ بچنے کی کوشش کرنا فضول ہے - شہنشاہ جو کچھ بھی ہین ہمارے مالک ہین، اور اُنکا لفظ ایک قانون ہے - حتی الامکان تم میرے ساتھ کس طرح آ سکتے ہو؟ جبکہ ہم کو اس بات کا

یقین ہی کہ ہمارا ضرور پیچھا کیا جائیگا؟ کیا تم نے اُن تمام امور کی نسبت، جو ہماری گرفتاری کا باعث ہو سکتے ہیں، بخوبی سوچ لیا ہے؟

"بالفعل مین ان باتون کی تشریح نہین کر سکتا" سلیم نے عصبیت و تعجیل کے ساتھ جواب دیا۔ "یہ وقت اور موقعہ تشریح کرنے کا نہین ہے۔ میرا باپ بہت بڑا ظالم اور بے رحم ہی، اب مین اسکی ان ظالمانہ کارروائیون کا مطیع ہو کر رہنا نہین چاہتا۔ وہ مجھے میری پسندیدگی کے مطابق نہین رہنے دینا چاہتا بلکہ وہ مجھے اپنے جبر و تحکم مین رکھنا چاہتا ہی۔ ہمیشہ کے لیے دہلی کے تخت پر کوئی بھی قابض و متصرف نہین ہو سکتا، اور مین بھی جلد یا دیر سے اسکا مالک ہون گا"!

انارکلی خاموش اسکی باتین سنتی رہی۔ سلیم اُس کے اس انکار کی توضیح نہ کر سکا کہ وہ کس لیے اس قید سے چھوٹ جانے پر انکار کر رہی ہے؟ سلیم نے تعجب کیا، اور کس لیے اس طرح موت کی منتظر ہی؟

یہ دیکھ کر کہ یہ قیمتی وقت اس طرح ضایع ہو رہا ہے سلیم نے انارکلی سے اس تاریک زندان کو چھوڑ دینے، اور اپنے ساتھ چلنے کے لیے بار بار بہتیری منت و سماجت کی، لیکن اسنے اپنی تقدیر پر شاکر ہو کر، اور یہ سمجھ کر کہ شہنشاہ کی ناراضگی سلیم کے لیے مہلک اور خطرناک ہی۔ ہر دفعہ انکار ہی کیا"

آخرکار سلیم سے نہ رہا گیا اور وہ جوش مین آ کر بول اُٹھا" انارکلی یہ انکار کس لیے؟ تیرے بغیر مین کس طرح زندہ رہونگا؟ اگر تو بھی مرجانا چاہتی ہی تو مین بھی مرنے کو تیار ہون، تو جب تک میرے ساتھ نہ چلے گی اسوقت تک مین یہان سے ہرگز نہ ٹلون گا"!

انارکلی کے عزم مین یکایک تغیر ہو گیا، اور وہ گھبرا کر بول اُٹھی۔" تو کیا ابھی بہت عرصہ نہین ہوا؟ کیا اب بھی ہم یہان سے نکل سکتے ہین؟"

سلیم نے اسکو یقین دلا دیا کہ اب کسی قسم کا خدشہ نہین ہی" اور اب بھی وقت ہی،
اس کے بعد وہ انار کلی کا ہاتھ پکڑ کر زندانخانہ سے باہر لے چلنے کو کھڑا ہوا!"

اسی دم زور سے دروازہ کو کھڑکھڑانے کی آواز گوش زد ہوئی، اور دروازہ فوراً کھل پڑا، ایک آدمی بے تحاشا اس کوٹھری مین داخل ہوا - اور چڑھی ہوئی سانس کو روک کر نہایت عجلت کے ساتھ کہنے لگا" شہزادہ صاحب شہنشاہ اس راستے سے تشریف لا رہے ہین"، سلیم بول اُٹھا" اب کیا ہوگا؟

" اب وقت نہ گنوائین، اور حضور اسی وقت اس کوٹھری کو چھوڑ دین، اور جب شہنشاہ واپس تشریف لے جائین اسوقت پھر آوین"!

" باہر ٹھہرو۔ رحیم خان"، سلیم نے اُس آدمی سے کہا" مین ابھی آتا ہون"
یہ کہکر اسنے ایک پاسبان کی وردی، جس کو وہ آتے وقت اپنے ساتھ لایا تھا۔ پہن لی، ایک لمحہ خاموش کھڑے رہنے کے بعد اسنے انار کلی کو اپنے آغوش مین لے لیا،" اچھی پیاری!" اس نے کہا" مین ابھی چند منٹون مین واپس آتا ہون، تیار رہنا"
انار کلی نے ایسی نظرون سے اس کی طرف دیکھا جسمین سے اُمید رخصت ہوگئی تھی، لیکن ایک لفظ بھی منھ سے نہ نکالا"

سلیم نے اس کے سر کو اوپر کی طرف اُٹھایا، اور جھک کر ایک گرما گرم بوسہ لیا، اس کے بعد چراغ کو گل کر کے وہان سے چلدیا"
انار کلی اپنی جگہ سے نہ ہل سکی اور نہ ایک لفظ بھی زبان سے نکال سکی بلکہ بوسہ کا جواب تک نہ دے سکی، سلیم کے چلے جانے کے بعد ہی اسے اپنے بچ جانے کی مایوس آرزو پوری ہوتی نظر نہ آئی، اور تاریکی نے پھر وہی تنہائی اور مایوسی کا بھیانک منظر پیش کر دیا"

ـــــــ ۶ ـــــــ

یہان کوئی بھی نہ آیا تھا، رحیم خان نے جھوٹ کہا تھا، نہ تو شہنشاہ اور نہ کوئی اور شخص انارکلی کے اس تاریک زندان کی طرف آرہا تھا!

شہزادہ سلیم نے اپنی ایک علیٰحدہ جمعیت قائم کر رکھی تھی - اسکی خودسر طبیعت نے اس کے دل مین، اپنے باپ کے عہدحیات ہی مین خودمختاری و آزادی حاصل کرنے کی کوشش کا خیال پیدا کر دیا تھا، رحیم خان حرم سرا کے چھوٹے سے جیلخانے کے سپاہیون کا داروغہ، اور اس جماعت مین سے تھا جو سلیم کے حمایتی اور اس کے ساتھ وفاداری کا برتاؤ کرتی تھی اور یہ اسی کی مدد کا باعث تھا کہ سلیم اس رات کو قیدخانہ مین انارکلی کی ملاقات کر سکا" رحیم خان تو یہی سمجھے ہوے تھا کہ شہزادہ صرف انارکلی کی آخری ملاقات کرنے اور اسکو الوداع کہنے کو آیا ہے، مگر اسکو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ انارکلی کے ساتھ بھاگ نکلنے کی تیاری مین مصروف ہے!

جسوقت سلیم انارکلی کے پاس آیا تھا، تو رحیم خان بھی بطور مذاق دروازہ کے باہر کھڑا رہکر دونون کی گفتگو سن رہا تھا، اور جب اسنے یہ معلوم کر لیا کہ شہزادہ اس کی حراست مین رکھے ہوے قیدی کو یہان سے نکال لے جانا چاہتا ہے تو اس کے ہاتھ پاؤن پھول گئے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہوگیا تو اسکی جان کے لالے پڑ جائینگے - لیکن اسی وقت سلیم کو اس امر سے ممانعت کرنا اس لئے مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ یقینی امر تھا کہ بادشاہ بوڑھا ہو چکا ہے اور ایک نہ ایک دن سلیم اپنے باپ کی جگہ پر تخت نشین ضرور ہوگا - پس اسکو ایک حکمت سوجھی جو سلیم کو بغیر ناراض کرنے کے اسکو یہان سے نکالنے مین کامیاب ثابت ہوئی!"

جیسے ہی سلیم اندر سے نکلا رحیم خان نے اسکو کچھ دور پر ڈولا لیٹینین

دکھائین (جو خود اس کے آدمیون نے روشن کردی تھین۔ لیکن شہزادے نے دوبارہ انکی طرف نظر ہی نہ کی کیونکہ باپ کے ڈر سے اسکی آنکھین چوندھیا گئی تھین۔ اس کی جرأت نے ساتھ نہ دیا کہ اسوقت وہ اپنے باپ کے سامنے علانیہ ظاہر ہوکر صریح مخالفت کرے،،!

اسی حالت مین رحیم خان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر حرم کی روشون اور گلیون مین ہوتے ہوے اسے اس کے کمرہ مین پہونچا دیا،،!

"کیا یقیناً تم کہتے ہو کہ بادشاہ ہی تھے؟ کچھ دیر کے بعد سلیم نے پوچھا

"جی ہان حضور،، رحیم خان نے اسے یقین دلا دیا،،!

"اس کے یہان آنے کا کوئی سبب؟،، سلیم نے عجیبت کے ساتھ سوال کیا۔

"حضور کو معلوم ہوگا کہ شہنشاہ اکثر رات کے اوقات مین اتفاقاً یہان آکر معائنہ کیا کرتے ہین، اور آج بھی انکے یہان آنے کا یہی سبب ہوسکتا ہے؟،،

سلیم نے مسکرا کر کہا" ہان فجر مین جب وہ یہان آئے گا تو اُس کو معلوم ہو جائے گا!،،

چند منٹ گذر گئے، رحیم خان کی پریشانی و تشویش اور بڑھتی گئی کیونکہ اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ شہزادہ ابھی انارکلی کو یہان سے لے کر فرار ہوجائیگا۔ اب کیا کرنا چاہیے، اگر ایسا ہوا تو سویرے اسکی جان کی خیر نہین۔ آخر اسکے دقیقہ رس دماغ نے بہت جلد ایک آسان تجویز سوچ لی!

"حضور اسوقت کسل و ماندگی دور کرنے کے لیے ایک دو جام نوش فرمائینگے؟ رحیم خان نے عرض کی:۔

چونکہ تکان کی وجہ سے سلیم کا گلا بالکل خشک ہو رہا تھا، اسنے کہا:۔

"ہان! مے شیراز کا ایک جام لاؤ۔،،

رحیم خان شراب لینے کے واسطے بازو کے کمرے مین چلا گیا ۔ اس نے صراحی لے کر چپکے سے اپنے کمربند مین سے ایک پُڑیا نکالی اور ایک سفید رنگ کا سفوف اسمین گھول دیا ۔

سلیم اسکا انتظار کر رہا تھا ۔ جب رحیم خان شراب لایا تو وہ فوراً غٹ غٹ چڑھا گیا اور دوسرا جام طلب کیا ۔ رحیم خان نے دوسرا ساغر بھر کر دیا جسکو شہزادہ نے نہایت شوق کے ساتھ نوش کیا :۔

کچھ دیر کے بعد سلیم سرخوشی دماغ کے عالم مین پہونچ گیا تھا :۔

"رحیم خان !" اس نے نشاط آمیز لہجہ مین کہا ۔ "مجھے انارکلی کے پاس لے چل"

"اسوقت تو مین حضور کی خدمت مین ہون ، مگر . . . ."

"مگر کیا ؟"

"مگر شہنشاہ اب تک وہین ہونگے ۔"

"ارے بھائی ، بادشاہ کو کسی "وارڈر" (پاسبان) کے گھر پیدا ہونا چاہئے تھا ، وہ ہندوستان کی بادشاہت کے قابل نہین ہے ، جاؤ دیکھو وہ ابتک وہین ہے یا دفع بھی ہوا !" سلیم نے نہایت آزادی اور بے پروائی کے ساتھ کہا :۔

"جیسا حضور کا حکم"

رحیم خان نے تعمیل ارشاد کے لیے سینہ پر ہاتھ رکھا ، جھک کر کورنش کی اور وہان سے چلدیا ۔ وہ اس بات سے مطمئین تھا کہ دوا اپنا کام کر رہی ہے اور اب وہ صبح تک کیا اُٹھ سکتا ہے ۔

ج

(۷)

انار کلی،، سلیم کی واپسی کی سخت منتظر تھی، لیکن وہ ابتک نہ آیا!! یہ تذبذب اور بین بین کی حالت سخت ناقابل برداشت تھی ۔ تاہم ابھی شعاع اُمید کچھ کچھ جھلک رہی تھی کہ شاید اب بھی سلیم آجائے اور اسکو یہاں سے چھڑائے جائے۔

نمود سحر کی روشنی نے آہستہ آہستہ اس تنگ کوٹھری کی تاریکی کو دفع کردیا جسمین انار کلی محبوس تھی ۔ اس تاریکی آمیز روشنی مین اسکو اپنی آنکھون کے سامنے ایک چمکتی ہوئی چیز نظر آئی، اور ساتھ ہی اسکو یاد آگیا کہ یہ اس انگشتری کے ہیرے کی چمک ہے جو اسکی مان نے مرتے وقت اُسے دی تھی ۔ "تجھے اسکی کبھی ضرورت نہ پڑے گی" اس نے انار کلی کے ہاتھ مین یہ انگشتری پہناتے وقت کہا تھا "تا وقیتکہ اس دُنیا مین تیرے لیے سکون و آرام کی کوئی جگہ باقی نہ رہے، تو فوراً اسکو چوس لینا:-

انار کلی کو اپنی مان کی آخری وصیت یاد آگئی اور فوراً اسنے انگشتری مین سے اس ہیرے کو نکالکر منھ مین ڈال لیا ۔ ایام طفولیت اور اپنی مان کے خیالات اس کے دماغ مین گردش کر رہے تھے! اس کے بعد اسے سلیم کے ساتھ اپنے تعشق کی پُر حزن و ملال یاد تازہ ہوگئی! تاثرات آلام کا ایک سیلاب اسپر اُمڈ آیا ۔ اور آخر کار اسکی دردناک، متالم زندگی کا خاتمہ ہوگیا! وہ سر کے نیچے اپنے نازک ہاتھ کا تکیہ رکھ کر سرد، سخت، اور ناہموار فرش سنگین پر لیٹی ہوئی پڑی تھی، اس کے لب حالت تبسم مین نیم شگفتہ تھے، اور اسکی آنکھین نیم وا،،

اور جب شاہی افسر شہنشاہ کی طرف سے موت کا فرمان لے کر آئے اور اُنھون نے ایک لمحہ تامل کرنے کے بعد دروازہ کو کھول دیا تو طلوع صبح کے آفتاب کی شعاع نور کمرے مین داخل ہو رہی تھی اور انار کلی کے چاند سے چہرے کے گرد ہالہ کی طرح معلوم ہوتی تھی وہ ایک حسین اور خوبصورت شئے کی طرح بےحس بیٹھی پڑی تھی !" انار کی کلی کی طرح اپنی اسی شگفتگی اور تازگی کے ساتھ جو اس کے رخسارون اور ہونٹون مین پھیلی ہوئی تھی !

اَب وہ اس شہنشا ہون کے شہنشاہ ' اور حاکم علی الاطلاق کی حضور مین پہونچ گئی تھی جس کے آگے دُنیا کے بڑے بڑے طاقتور بادشاہ بھی ہیچ ہین !"

(۸)

شہنشاہ اکبر خاندان تیموریہ کے سب سے بڑے اور مشہور تاجدار کو خدا کے گھر کا بُلاوا آچکا تھا ' اور اب اسکی جگہ پر سلیم نور الدین محمد جہانگیر کے خطاب سے دہلی کے تخت پر جلوہ افروز تھا" !

انار کلی کی موت کے دردناک واقعات خود اس کے عاشق سلیم تک نے بھی دل سے بھلا دیے تھے ' اب وہ ایک دوسرے جام اُلفت کا سرشار تھا - اب اسنے مہرالنسا کو دیکھ لیا تھا - انار کلی کی یاد اس کے دل سے اس طرح گم ہوگئی جیسے کرم شب تاب کی روشنی سورج کی روشنی مین ، مہرالنسا مشہور وملقب بہ "نور جہان" اس کے خیالات بیدار و خوابہائے خفتہ کی تنہا مالک تھی" !

ایک دن شام کا وقت تھا ' جہانگیر اپنے محلسرا کے باغیچہ مین ٹہل رہا

تھا، اور مہرالنسا کے ساتھ اپنے پُرجوش تعشق کا کوئی عوض نہ ملنے کے بارے مین کچھ سوچ رہا تھا۔ وہ چہل قدمی کر رہا تھا اسی اثنا مین کلیون سے لدے ہوے درخت انار کے سایہ مین ایک سفید اور چھوٹی تیاری پر اسکی نظر پڑی، یہ ایک قبر تھی، اس سے قبل اس نے اسکو کبھی مشاہدہ نہ کیا تھا:۔۔ اس کو تعجب ہوا کہ یہان کون مدفون کیا گیا ہوگا؟

ایک بوڑھا باغبان پھولون کی کیاریون مین کچھ دور پر پانی پلا رہا تھا جہانگیر نے اسکو بلا کر پوچھا!"

"یہ کس کی قبر ہے؟

باغبان نے قبر کی طرف دیکھا، اور پھر جہانگیر کی طرف دیکھنے لگا، لیکن کچھ جواب نہ دے سکا، وہ خوفزدہ معلوم ہوتا تھا"!

یہان کون سو رہا ہے" بادشاہ نے پھر پوچھا"!

"انارکلی بیگم" باغبان نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان مین جواب دیا!!

انارکلی! گذشتہ زمانے کی یاد نے جہانگیر کو تخیلات عمیق سے لبریز کر دیا، اسنے آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا، شام کی تاریکی مین اُسے اُفق مغرب مین ایک ستارہ چمکتا ہوا نظر آیا۔ اس درخشان ستارے کی طرح انارکلی کا تصور اس کے پیش نظر ہوگیا، وہ ایک لمحہ کے لیے مہرالنسا کو بھول گیا، انارکلی کی یاد اس کے دلمین پھر تازہ ہوگئی، جیسی کہ کئی برس پیشتر تھی، وہ اس کے دردناک انجام کا ایک ایک وقوعہ یاد کرنے لگا، اس کو انارکلی کا وہ تبسم یاد آگیا جس کے لیے وہ اپنی جان تک دینے کے لیے تیار ہوگیا تھا، حالت اشارت مین اسکی ملاقات، رحیم خان کی ظالمانہ فریب بازی وغیرہ وغیرہ۔

جہانگیر خیالات کی رَو میں مستغرق آہستہ آہستہ اپنے محل میں واپس لوٹ گیا،،!

دوسری صبح شاہی معمار کو حکم ہوا کہ انارکلی بیگم کی گمنام قبر پر ایک خوشنما اور شاندار مقبرہ بندھوا دیا جائے، اور جواہرات سے مزین لوح چڑھا کر اس پر مندرجۂ ذیل شعر (جو خود بادشاہ کا موزون کیا ہوا ہے) کندہ کرا دیا جاوے۔

تا قیامت شکر گویم کردگارِ خویش را

آہ! اگر من باز بینم روئے یارِ خویش را

تمام شد

جدید ناولوں کی فہرست مفت طلب فرمائیے

میدان جنگ ۔ فرانس کے موجودہ معرکے کی حیرت انگیز سنسنی خیز داستان ۔
بحری جنگ ۔ عظیم الشان بحری جنگ کی تاریخ ۔ بڑے بڑے جہازوں کی لڑائیاں ۔
ہوا باز عاشق ۔ حسن و عشق کے کرشمے ۔ جرمنوں کی سازشیں ۔
جرمن جاسوس ۔ جرمن جاسوسوں کی کارروائیاں ۔
بے زبان دوست ۔ فرانسیسی ناول کا ترجمہ ہے ۔ بہت دلکش ہے ۔
طلسمی محل ۔ اوریجنل ناول طلسم کی کشائی ۔
جنگ بلقان ۔ ترکوں کی وطن پرستی کے حالات ۔
تذکرہ آب بقا ۔ دہلی و لکھنؤ کے گزشتہ و موجودہ شعرا کے سوانحی حالات ۔
شاعری کی پہلی کتاب ۔ بغیر استاد کے چند روز میں شاعر بنا دیتی ہے ۔
شاعری کی دوسری کتاب ۔ ہر شاعر کو اپنے پاس رکھنا چاہیے ۔ عمدہ کتاب ہے ۔
بزم شاہجہانی ۔ ایک تاریخی ناول ۔ حسن و عشق کے کرشمے ۔
امراؤ جان ادا ۔ لکھنؤ کی ایک تعلیم یافتہ طوائف کی سوانح عمری ۔ اس کی زبانی جس میں لکھنؤ کے طرز معاشرت کی ہو بہو تصویریں ۔ سچے واقعات اصلی مقامات کے بعینہ نقشے ۔ ہر شخص اور حالت کی مناسب بول چال ۔ اعلیٰ درجہ کا ستھرا مذاق ۔
سنہری زلفیں یا محاذ مغرب کے نظارے ۔ میدان جنگ کے نظارے ۔ عاشق معشوق کی ملاقات ۔ نہایت دلچسپ و دلکش ناول ہے ۔
معرکۂ فرانس ۔ حسین لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ ۔ حسن و عشق سپاہیوں کی بہادری ۔
انقلاب سیاسی ۔ مصر و سوڈان میں مہدی سوڈانی اور انگریزوں کی معرکہ آرائیاں جرجی زیدان کے ناول اسیر المتمہدی کا ترجمہ ۔
نازنین پیرس ۔ ایک فرانسیسی ناول کا ترجمہ ۔
عروس رنہرن ۔ فرانس کی حسینہ و جمیلہ کی ایک سرگزشت ۔
شارل و عبدالرحمن ۔ فرانس پر عربوں کا حملہ ۔

دیا دیو پرشاد تاجر کتب نظیر آباد لکھنؤ